بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 11 فروری 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ میں فتح مکہ کے حوالے سے حضرت ابو بکرؓ کی ایک خواب کا ذکر ملتا ہے کہ مسلمان مکے کے قریب ہوگئے اور ایک کتیا بھونکتے ہوئے آئی اور قریب پہنچتے ہی پشت کے بل لیٹ گئی اور اس سے دودھ بہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ اُن کا شر دُور ہوگیا اور نفع قریب ہوگیا۔

فتح مکہ سے پیشتر جب ابوسفیان مر الظہران مقام پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے حضرت عباسؓ یا حضرت ابو بکرؓ کے مشورے سے ابوسفیان کو رات روک لیا تا کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ سکے۔ ابوسفیان کے سامنے رسول خدا ﷺ کا سبز پوش دستہ نمودار ہوا جس میں مہاجرین و انصار پرچم تھامے شامل تھے، ایک ہزار انصار لوہے کی زرہوں میں ملبوس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کو عطا فرمایا تھا اور وہ لشکر کے آگے آگے تھے، حضرت سعد بن عبادہؓ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اسے للکارا۔ ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ آج میری حفاظت کا ذمہ دار کون ہے؟ اسی وقت رسول خدا ﷺ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ کے درمیان اپنی اونٹنی قصواء پر نمودار ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔
فتح مکہ کے موقعے پر آپؐ نے امن کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ ابوسفیان شرف کو پسند کرتا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے گا وہ امن میں رہے گا۔ جب حضور ﷺ کے حکم سے ہُبل بت کو گرایا گیا تو زبیر بن عوامؓ نے ابوسفیان کو یاد دلایا کہ اُحد کے دن تم نے اسی بت کے متعلق بہت غرور سے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم پر انعام کیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اب ان باتوں کو جانے دو۔ مَیں جان گیا ہوں کہ اگر محمد ﷺ کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکرؓ تلوار سونتے حفاظت کے لیے آپؐ کے سرہانے کھڑے تھے۔

غزوہ حنین جسے غزوہ ہوازن یا غزوہ اوطاس بھی کہتے ہیں آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد ہوا۔ حنین مکہ اور طائف کے درمیان مکے سے تیس میل کے فاصلے پر ایک گھاٹی ہے۔ فتح مکہ کی اطلاع ملنے پر مالک بن عوف نصری کی تحریک پر قبائلِ عرب کا ایک بڑا لشکر مسلمانوں سے مقابلے کے لیے تیار ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ (جنگِ حنین میں) ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم ﷺ کے گرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے گھبرا کر آپؐ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں۔ مگر آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا میری سواری

کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑھ لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ مَیں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے۔ مَیں جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لیے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے پروا نہیں۔

غزوہ طائف شوال آٹھ ہجری میں پیش آیا۔ آپؐ نے اہلِ طائف کا محاصرہ کیا۔ مختلف روایات کے مطابق اس محاصرے کی طوالت دس راتوں سے چالیس راتوں تک بیان کی جاتی ہے۔ اس موقعے پر آپؐ نے ایک خواب دیکھی اور حضرت ابو بکرؓ نے اس کی وہی تعبیر بیان کی جو رسول اللہ ﷺ کا بھی خیال تھا۔

غزوہ تبوک رجب نَو ہجری میں ہوا۔ اس غزوے کے موقعے پر حضرت ابو بکرؓ نے اپنا کُل مال جس کی مالیت چار ہزار درہم تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مَیں اپنا نصف مال لایا اور سوچا کہ اگر کبھی مَیں ابو بکر پر سبقت لے جا سکا تو وہ آج کا دن ہو گا۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ اپنا تمام مال لیے حاضر ہوئے تو مَیں نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں ابو بکر سے کسی چیز میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ اس واقعے کا ذکر کر کے بیعت کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں ایک وہ ہیں جو بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدّم کریں گے مگر مدد اور امداد کے موقعے پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑے رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے نَو ہجری میں تبوک سے واپسی پر حج کے لیے روانگی کا ارادہ کیا۔ لیکن جب آپؐ کو بتایا گیا کہ حج کے موقعے پر مشرکین شرکیہ الفاظ ادا کرتے اور ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں تو آپؐ نے اس سال حج کا ارادہ ترک کر دیا اور حضرت ابو بکرؓ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ تین سو صحابہ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔